پروفیسر محمد ایوب قادری

مولوی عبدُاللہ حُسینی

تحریک مجاہدین کا ایک نامور مصنف و ناشر

مولوی عبد اللہ میر بہادر علی حسینی کے صاحبزادے[۱] اور سید احمد شہیدؒ کی تحریک کے سرگرم کارکن اور اس تحریک کی اصلاحی و مذہبی تصنیفات کے سب سے بڑے ناشر اور مبلّغ تھے۔ خود بھی کئی کتابیں ترجمہ و تالیف کیں۔ ہشت سُورہ کی تفسیر تفسیرِ مقبول کے نام سے لکھی۔ شاہ رفیع الدینؒ دہلوی کے رسالہ تنبیہ الغافلین اور شاہ محمد اسحاق

[۱] مولوی عبد اللہ نے شاہ عبد القادرؒ کے ترجمہ کے آخر میں جو خاتمۃ الطبع لکھا ہے اس میں اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ میں بہادر علی کا بیٹا ہوں جنھوں نے فورٹ ولیم کالج میں قرآن کا ترجمہ کیا تھا۔ گارساں دتاسی نے بھی ان کو میر بہادر علی کا بیٹا لکھا ہے۔ مگر تعجب ہے مولوی سیّد محمد (مؤلف ارباب نثر اردو (صفحہ ۱۱۰) نے ان کو میر بہادر علی کا باپ لکھا ہے۔ اور پھر اس غلطی کو مولوی محمد یحییٰ تنہا مؤلف سیر المصنفین اور پروفیسر حامد حسن قادری مؤلف داستان تاریخ اردو نے بھی دُہرایا ہے۔

کے رسالہ "مسائل اربعین" کا اردو ترجمہ کیا ہے[۵۱]۔ یہ دونوں رسالے طبع ہو چکے ہیں ۔ گارسان دتاسی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن بہادر علی کی ایک کتاب "میلاد شریف" کلکتہ میں ۱۲۶۳ھ/۱۸۴۷ء میں چھپی ہے جو ابن جوزی کی کتاب کا ترجمہ ہے ۔ مولوی عبداللہ نے اُردو کی نشو و نما میں بڑی خدمت کی ہے ۔

مسائل اربعین

نمونہ ملاحظہ ہو :۔

"تیسرا سوال ۔ لڑکے کے تولد ہوتے سے جو دستور ہے کہ حجّام اہلِ قرابت کو اس لڑکے کی مبارک بادی دیتا ہے اور وے لوگ اس حجام کو از قسم کپڑے و نقد دیتے ہیں ۔ یہ دستور جائز ہے یا نہیں ؟

جواب ۔ ظاہرًا نقد اور کپڑا حجام کو مبارک بادی کے صلہ میں جائز ہے کس واسطے کہ ایسے وقت میں دینا خوش خبری دینے والے کو صحابہ رضؓ سے پیغمبر علیہ السلام کے بھی ثابت ہوا ہے ۔ چنانچہ کعبؓ بن مالک صحابی رضی اللہ عنہ نے نزولِ آیتِ توبہ کے وقت اس کی خوش خبری سنانے والے کو ملبوس خاص دیا ہے ۔ اسی طرح سے صحیح بخاری وغیرہ میں بھی ہے ۔ لیکن مُبَشّر کو انعام لینے کا دعویٰ شرعاً شریف

---

۵۱ مسائل اربعین فارسی زبان میں شاہ محمد اسحاق دہلوی کا مشہور رسالہ ہے ۔ یہ رسالہ ۱۲۵۵ھ/۱۸۳۹ء میں مرتب ہوا ۔ صورت یہ ہوئی کہ بھیکن پور (ضلع علی گڑھ) کے شروانی خاندان کے ایک بزرگ خان محمد نعمان خان ابن محمد باز خاں نے شادی و غمی نیز دیگر مراسم مروجہ سے متعلق پینتیس ۳۵ سوالات شاہ محمد اسحاق کی خدمت میں بھیجے ۔ شاہ صاحبؒ نے ان مسائل کے جوابات لکھوا دیئے ۔ کتابت کے فرائض مولوی محمد امین الدین سید ابو محمد جالیسری نے انجام دیے ۔ مولوی محمد امین الدین نے اسی قسم کے پانچ سوالوں کے اور جوابات شاہ صاحبؒ سے لکھوا لیے ۔ اور اس رسالہ کا نام مسائل اربعین فی بیان سنۃ سید المرسلین رکھا ۔

کی رُو سے ثابت نہیں ہے۔ مگر دینا ایسے وقت میں دینے والے کا احسان ہے یعنی احسان کرنے والے پر جبر نہیں ولا جبر علی المتبرع کذا فی کتب الفقہ لیکن اگر خوش خبری سُنانے والا گھاس کے سبز پتے آگے رکھ کر مبارک بادی دیوے جیسا رسوم کفار ہند کا ہے تو اس صورت میں اس خبر دینے والے کو انعام کے عوض جھڑکی دیا چاہیے۔"

تنبیہ الغافلین

مولوی عبداللہ نے مقدمہ کتاب میں "تنبیہ الغافلین" کے ترجمہ کی ضرورت اور کیفیت بہت تفصیل سے بیان کی ہے ہم اس کا ایک حصہ یہاں نقل کرتے ہیں۔[۱]

"اس کتاب کا نام تنبیہ الغافلین ہے۔ احوال اس کتاب کا یوں ہے کہ پہلے کسی شخص نے اس کو جس میں بیس باب تھے فارسی سے ہندی زبان میں ترجمہ کیا تھا لیکن اکثر الفاظ اس کے بے محاورہ اور نادرست اور آیتیں قرآن مجید کی غلط تھیں۔ چنانچہ اس خاکسار، خیر خواہ خلق اللہ سید عبداللہ ولد سید بہادر علی عفا اللہ عنہما نے اس کی عبارت اور آیتوں کو صحیح اور اس کے مضمون کے مطابق حدیثیں بلکہ کچھ اور آیتیں داخل کرکے اور کہانیاں اور قصے جو جس مقام کے مناسب جانا زیادہ کرکے بارہ سو چھیالیس ہجری میں چھپوایا تھا۔ بعد اس کے جب دیکھا کہ اس کے پڑھنے اور سُننے سے لوگوں کو بڑی ہدایت ہوئی تب کئی باب اور کتنے فائدے اور بھی اس میں داخل کرکے کئی مرتبے چھپوا دیا۔ اور وے کتابیں تمام ملک میں پھیل گئیں۔ مگر خواہش لوگوں کی ویسی ہی باقی رہی۔ ارادہ تھا کہ پھر چھپواؤں۔ اس میں کئی شخص

---

[۱] تنبیہ الغافلین صفحہ ۳-۴ (مطبوعہ کلکتہ ۱۲۶۵ھ / ۱۸۵۸ء)

ناحق شناس حاسدوں، دنیا کے لالچیوں نے اپنے نام کو لوگوں میں
اس وسیلے سے مشہور کرنے کے واسطے ایک باب آخر میں کلمات کفر
کا کہ اس کتاب سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا بلکہ وہ باب فقہ کی کتاب
میں چاہیے، لکھ کے نکمے ناقص کاغذ پر چھپوایا اور اس فقیر کو بہت
تکلیف اور رنج دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی جزا ان لوگوں کو ان کے عمل
کے موافق دُنیا اور آخرت میں دیوے۔ غرض اس کو اصل بنا کے کئی دفعہ
لوگوں نے چھپوایا۔ اب جو وہ کتاب اس فقیر کے نظر پڑی اور دو چار
ورق اس کے پڑھنے میں آئے تو دیکھا کہ عجب طرح کا خلط ملط کر دیا ہے
اور اکثر مقام میں غلط چھاپا ہے۔ اس کے دیکھنے سے اس خاکسار کے دل
میں بہت افسوس گزرا اور یوں خیال میں آیا کہ اگر اسی طرح دو ایک
مرتبے نا اہلوں کے انتظام سے یہ کتاب چھاپی جاوے گی تو بالکل غلط
خراب اور مسخ ہو جاوے گی اور اس فقیر کی محنت اور جانفشانی تمام برباد
ہو جاوے گی بلحاظ اس کے اور قدر دانوں کے اصرار سے پھر کمر ہمت باندھی
اور اچھے صاف کاغذ پر فارسی حروف سے خوب تصحیح کر کے چھپوایا۔"

نمونہ ملاحظہ ہو؂[۱]

"اچھے مسلمان کو لازم ہے کہ شادی اور غمی اور نماز و روزہ، حج و
زکوٰۃ اور جو کام ان کے دین و دنیا کی بھلائی کے ہوں ان کو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے اور ان کے آل و اصحاب کے کہنے اور کرنے
کے مطابق سچے دین دار اور واقف کار لوگوں سے جو کفار اور بے دینوں
سے آمیزش اور صحبت نہیں رکھتے اور ان کا دیا ہوا نہیں کھاتے اور

۱؂ تنبیہ الغافلین صفحہ ۱۱۳-۱۱۴۔ تنبیہ الغافلین کا اردو ترجمہ بینی نرائن جہاں نے بھی کیا ہے مگر وہ
زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہوا۔ اس کا قلمی نسخہ انڈیا آفس کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔

ان کی تابع داری اور خوشامد میں لگے نہیں رہتے پوچھ کر اپنے عمل میں لاویں-اور کسی دنیادار عالم یا مشائخ یا پیرزادے وغیرہ کی بات پر ہرگز اعتماد نہ کریں کیونکہ وے خود گمراہ ہیں دوسروں کی کیا ہدایت کریں گے ۔ ان کو تو رات دن اپنے کام سے جس میں دولت بڑھے، نام ونشان دنیا میں ترقی پکڑے، کب فرصت ہے کہ اللہ ورسول کے حکم بجالاویں یا لوگوں کو اچھی راہ بتاویں -اللہ ایسوں کی ہدایت کرے ہزاروں مسلمانوں کو ایسے گمراہوں نے گمراہ بنا رکھا ہے۔ ایسوں ہی کے اعمال اور عقیدے دیکھ کر سینکڑوں جاہل مسلمان بیچارے خرابی میں پڑے"

تفسیر مقبول

یہ آٹھ سورتوں کی تفسیر ہے ۔ چونکہ اکثر مسلمان بطور وظیفہ یا نماز وغیرہ میں ان سورتوں کو پڑھتے ہیں۔اس لیے مولوی عبداللہ نے اس کا نام "تفسیر مقبول" رکھا ۔ یہ تفسیر ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء میں سید احمد شہید کے واقعہ شہادت سے پہلے طبع ہوئی ہے کیونکہ کتاب کی یہ دعائیہ عبارت بطور خاتمہ ہے ۔

"یا اللہ، شر شیطان وطاغان و بدخواہان ومفسدان وحاکمان و حاسدان ودزدان وقطاع الطریقان سے جان ومال ایمان ہمارا حفظ وامان میں رکھ یا خیر الحافظین اور سید احمد ہمارے پیرو مرشد کے مطالب دلی جلد بر لا خصوصاً مقدمہ جہاد میں ان کو اور سلطان روم اور سلطان بخارا کو قوت دے نصرت دے اور ان کی مدد کر اور ان کو استقامت دے اور ان کے ہمراہیوں کو- یا اللہ! کافروں ، فاسقوں ، مُبتدعوں، معاندوں کو مخذول ومردود ومقہور ومغلوب کر یا ہدایت دے"

اس تفسیر کے آخر میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی چہل احادیث مع اردو ترجمہ اور خطبہ جمعہ بھی شامل ہے ۔ نمونہ ملاحظہ ہو ۔ [۵۱]

---

[۵۱] تفسیر مقبول از مولوی عبداللہ صفحہ ۴ (بمبئی ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء)

یٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ○ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○

اے سیّد! قسم ہے قرآن محکم کی یا حکم کرنے والا یا دانائی کا بھرا، بے شبہ تو پیغام پہنچانے والوں سے ہے خلق کی طرف ان میں سے جو ہیں راہ راست پر یعنی توحید کی راہ پر یا تو بھیجا گیا ہے ٹھیک راہ پر جو پہنچانے والی ہے منزلِ مقصود کو"

شاہ ولی اللہ کی تعلیم

از

پروفیسر غلام حسین جلبانی صاحب

پروفیسر جلبانی ایم - اے سابق صدر شعبہ عربی سندھ یونی ورسٹی کے برسوں کے مطالعہ و تحقیق کا نچوڑ یہ کتاب ہے - اس میں مصنف نے حضرت شاہ ولی اللہ کی پوری تعلیم کا احصاء کیا ہے، اس کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحثیں کی ہیں -
پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا اور قدر دان پڑھنے والوں کے اصرار پر دوسرا ایڈیشن شائع کر دیا گیا ہے - معیار طباعت کا خاص خیال رکھا گیا ہے -

قیمت ؎

ملنے کا پتہ

شاہ ولی اللہ اکیڈمی - صدر - حیدر آباد - سندھ